باب 2

ذات کا تصور اور شخصیت کی نشو ونما

ذات کا تصور (Concept of Self)

بچے میں اپنے وجود کا احساس ابتدائی سالوں ہی سے پنپنا شروع ہوجاتا ہے اور یہ احساس عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ دُوسرے بچوں کی موجودگی اور دُوسرے بچوں کے ساتھ میل جول سے بچہ اپنے آپ کو ایک فرد کے لحاظ سے پہچانتا ہے۔

بچے اپنے معاشرتی رویّے اور دُوسرے افراد پر ان رویوں کے اثرات کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ نیز دُوسرے بچوں کو حاصل مراعات اور اصُول وقواعد کے متعلق آ گاہی بھی رکھتے ہیں۔ نرسری سکول میں بچوں کو اپنے معاشرتی، ثقافتی اور مذہبی اقدار کے متعلق بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اور یہ سب معلومات مِل کر بچے کی ذات کی نشو ونما کا موجب بنتی ہیں۔

بچوں میں ذاتی تصور کے شعور کے ساتھ ساتھ معاشرے اور ثقافت میں ان کی منظور اور نا منظور خصوصیات کا جائزہ بھی شامل ہوتا ہے اور بچے ان خصوصیات مثلاً ایمانداری، ذہانت، جسمانی خوبصورتی اور جسمانی قوت کے بارے میں اپنے معاشرتی تجربات کی بُنیاد پر جان جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنی جسمانی قوت اور طاقت کا احساس انھیں اپنے ہم عمر بچے کو کھیل میں شکست دے کر یا دُوسرے بچوں پر غلبہ پانے سے ہوجاتا ہے۔

اکثر بچے اپنی ذات کے بارے میں مثبت اور منفی تصور بھی قائم کر لیتے ہیں اور یہ عموماً شناخت اور مماثلت (Identification) کے مرحلے میں ہوتا ہے۔ مثلاً ایک بچہ اپنے آپ میں اپنے وجیہہ وشکیل باپ کی مماثلت تلاش کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی لڑکی اپنے آپ کو اپنی نڈر اور حق گو ماں کے ساتھ شناخت کرتی ہے تو اس کے تصور میں اس کی ذات ماں سے زیادہ نڈر اور حق گو ہوگی۔

بچے میں اپنی جسمانی ساخت کے متعلق تصور اس کی مجموعی نشو ونما پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ خاص طور پر ذات کے تصور کی نمو میں اگر بچہ اپنی جسمانی ساخت کے متعلق تسلی نہ رکھتا ہو۔ مثلاً بہت موٹا، بہت دُبلا، یا قد میں چھوٹا ہو تو ایسے بچے کی جذباتی ومعاشرتی نشو ونما اور ماحول سے موافقت میں دُشواری پیش آ سکتی ہے۔

درمیانہ عمر کے بچوں میں ذات کا تصور زیادہ تر اپنے والدین اور ہم عصر بچوں سے پیدا ہوتا ہے دُوسرے بچوں کے ساتھ باہمی اشتراک اور تجربات سے بچے میں اپنی ذات کا تصور نمو پاتا ہے اور رفتہ رفتہ بچہ تشخص کی تشکیل (Identification Formation) کے مرحلے میں پہنچ جاتا ہے۔ اسی کوشش میں وہ ایک مثالی ذات کا تصور قائم کر لیتا ہے۔ اور یہ مثالی ذات بھی کسی نہ کسی ایسی شخصیت سے مطابقت رکھتی ہے جس کا تعلق یا تو شوبز سے ہوتا ہے یا کسی مفکر، شاعر یا قومی کھلاڑی سے۔ ذات کی یہ پہچان شخصیت کی تشکیل میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

شخصیت کی نشوونما (Personality Development)

شخصیت انسان کی موروثی اور ماحولیاتی قابلیتوں، اہلیتوں اور جبلتوں کا مجموعہ ہے۔ افراد کے اندازِ گفتگو، چلنے پھرنے کے انداز، اظہارِ خیالات، فلسفۂ زندگی اور عملی کردار کے مشاہدے سے شخصیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ شخصیت کی تشکیل کی ابتدا شیر خوارگی ہی میں ہو جاتی ہے۔ مگر تکمیل بلوغت اور بلوغت کے بعد کے عرصہ میں ہوتی ہے۔ اس لیے ہمارے لیے شخصیت کی نشوونما کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

شخصی نشوونما کو سمجھنے کے لیے ایرکسن کے نظریہ کو جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ بچے اور اس کے ماحول کے باہمی عمل کو اہم تصوّر کرتا ہے۔ اس کی نظر میں انا(ego) اور ذات (id) کی نسبت ماحول رویّے کے تعیّن کے لیے زیادہ اہم ہے۔ ایرکسن نے شخصیت کے بارے میں نتائج اخذ کرنے میں ہمیشہ صحت مند شخصیت کے مطالعہ کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس کی نظر میں بچے کا رویہ معاشرے سے متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے اُس نے اپنی تحقیق و مطالعہ میں پیدائش سے لے کر بڑھاپے تک کے دَور کا مطالعہ کیا ہے۔

ایرکسن کے نظریے کے مطابق 'انا' کی نمو زیادہ ضروری ہے۔ زندگی کے ہر دَور میں ایک نازک موڑ آتا ہے۔ جس کا تعلّق کہیں نہ کہیں معاشرے کے ایک عنصر سے ہوتا ہے۔ اس نظریہ کے مطابق شخصیت کی ابتدا پیدائش کے وقت سے ہی موجود 'انا' کی قوتوں سے ہوتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ 'انا' کی قوتوں میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایک وقت میں ایک خاصیت بڑھتی ہے اور ہر خاصیت کی نمو زندگی کے مخصوص اور نازک دَور میں تیز ہوتی ہے۔

ایرکسن کے نظریے کا دُوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ نشوونما پیدائشی اصول کے تحت پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق عمل پذیر ہوتی ہے۔

ایرکسن کے بیان کردہ آٹھ درجات شخصیت کی نفسیاتی اور معاشرتی (Psycho-Social Development) کے لیے اہم ہیں۔ اِن میں سے صرف پانچ کا تذکرہ ذیل میں مختصراً کیا گیا ہے۔

1۔ اوّل درجہ حسِ اعتماد (Trust Vs Mistrust)

اِس کا عمل پیدائش سے لے کر ایک سال تک ہوتا ہے۔ اس درجے میں والدین کا عملی کردار شیر خوار بچے پر بہت اثرات چھوڑتا ہے۔ اگر شیر خوار بچے کی مناسب دیکھ بھال ہو۔ شفقت واُلفت اور پیار ومحبت کے ساتھ اس کی ضروریات پوری کی جائیں تو بچے میں حسِ اعتماد پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس کی دیکھ بھال صحیح انداز میں نہ ہو اور پیار ومحبت کی کمی ہو تو بچے میں اپنے ماحول کے متعلق بے اعتمادی جنم لیتی ہے۔

2۔ دوم درجہ حسِ خود اختیاری وشُبہ (Autonomy Vs Doubt)

اِس کا عمل ایک سے تین سال تک ہوتا ہے۔ اور اس درجہ میں بچے کو آزادی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر اندرونی خواہشات کو دبانے کی بجائے پنپنے کے مواقع میّسر ہوں تو بچے میں خود اعتمادی جنم لیتی ہے اور بچہ عموماً زیادہ خود مختار نظر آتا ہے۔ اگر بچے کی بڑھتی ہوئی خود مختاری اور خود اعتمادی کو ناقابلِ قبول قرار دیا جائے تو بچہ اپنی قابلیت اور صلاحیت کو مشکوک سمجھ کر آئندہ کوشش ختم کر دیتا ہے۔

3۔ سوم درجہ حسِ پیش قدمی اور جھجک (Initiative Vs Guilt)

اِس کا عمل تین سے پانچ سال کی عمر میں ہوتا ہے۔ اِس دَرجے میں نشوونما بچے کی صلاحیتوں کو ابتدائی پیش قدمی پر مجبور کرتی ہے۔ جس میں ماحول میں موجود اشیاء کی تلاش یا ان کا ڈھونڈنا اور آزمانا تک شامل ہے۔ والدین کی حوصلہ افزائی سے بچہ جلد ہی اپنی راہ کا تعین

کرسکتا ہے۔ جبکہ والدین کی روک ٹوک سے بچہ اپنی تلاش کے بارے میں احساسِ جُرم کا شکار ہوسکتا ہے یا بے جا جھجک کا روّیہ اپنا لیتا ہے۔

4۔ چہارم درجہ حسِ محنت و تکمیل اور کمتری (Industry Vs Inferiority)

اس کا عمل چار سال سے گیارہ سال کی عمر تک ہوتا ہے۔ اور اس دَرجے میں بچہ اشیاء کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتا ہے کیونکہ وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ یہ سب کچھ کیسے ہوتا ہے۔ اس کے کام کرنے کے اصُول اور طریقِ کار سے واقف ہونا چاہتا ہے اور اگر والدین کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی مِلتی رہے تو بچہ ماحول کو سمجھ لیتا ہے۔ اس میں تنظیم اور ترتیب پیدا ہوتی ہے وہ قواعد وضوابط کو بھی بخوبی جان لیتا ہے۔ لیکن اگر والدین کی جانب سے ایسے رویّے کو وقت کا ضیاع' شرارت اور بے وقوفی پر محمول کیا جائے تو بچہ اپنے آپ کو کمتر سمجھتا ہے اور اس کی کوشش معدوم یا کم سے کم ہو جاتی ہے۔

5۔ پنجم درجہ حسِ شناخت اور انتشار (Identity Vs Role Confusion)

اس کا عمل بارہ سال سے پندرہ سال تک ہوتا ہے۔ اِس دَرجے میں اپنی ذات کے متعلق مجموعی تاثر کی نمو ہوتی ہے اور یہ خواہش بھی پیدا ہوتی ہے کہ ایک ایسی ذات ہو جو سب کے لیے قابلِ قبول بھی ہو اور دُوسروں سے منفرد بھی۔ اگر کسی وجہ سے اپنی ذات کی صحیح شناخت نہ ہو سکے تو مزاج میں بغاوت اور قوتِ فیصلہ کی کمی جیسی خصوصیات نمایاں ہو جاتی ہیں۔

سوالات

1۔ ذات کا تصوّر کیونکر فروغ پاتا ہے؟
2۔ شخصیت سے کیا مُراد ہے۔ اور اس کو کیونکر سمجھا جاسکتا ہے؟
3۔ ایرکسن نے شخصیت کی نشوونما کے لیے جن درجات کی نشاندہی کی ہے ان کے بارے میں لکھیں۔